

دانیال کی کتاب - نمبر چونسٹھ

نبوت کا انکشاف: 11 ستمبر، 2001 کو وقتِ مہر بندی، آخری بارش، اور مسیح کے آخری کام سے مربوط کرنا

Jeff Pippenger

2024-01-28

حالیہ مضامین میں ہم روح نبوت کے چند اقتباسات کا حوالہ دیتے رہے ہیں جو ایک ایسے زمانی عرصے کی نشاندہی کرتے ہیں جو 11 ستمبر 2001 سے لے کر اُس وقت تک ہے جب میکائیل کھڑا ہو جاتا ہے اور انسانی مہلت ختم ہو جاتی ہے۔ اس عرصے کے دوران چند نبوی تمثیلات ہیں جو قدس الاقداس میں مسیح کے آخری کام کی نشاندہی کرتی ہیں۔

مقدس میں مسیح کی خدمت دانی ایل باب آٹھ کی دریائے الائی والی رؤیا میں پیش کی گئی ہے، اور سسٹر وانٹ نے ہمیں بتایا ہے کہ دریائے الائی کی یہ رؤیا اب تکمیل کے عمل میں ہے۔ آسمانی مقدس میں انجام پانے والا آخری کام، جو اس وقت تکمیل کے عمل میں ہے، متعدد نبوتی اصطلاحات میں بیان کیا گیا ہے۔ دیگر نبوتی تعبیرات کے علاوہ اسے مہر بندی کا زمانہ، اواخر کی بارش، نجات کا اختتامی کام، اور ہیکل کی تطہیر کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ان اصطلاحات کو باہم جمع کرنا اور انہیں ان کے صحیح تاریخی تناظر میں رکھنا ضروری ہے۔

اس وقت، جبکہ نجات کا کام اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہوگا، زمین پر مصیبت آئے گی، اور قومیں غضبناک ہوں گی، مگر انہیں اس حد تک قابو میں رکھا جائے گا کہ تیسرے فرشتے کے کام میں رکاوٹ نہ پڑے۔ اسی وقت 'پچھلی بارش'، یا خداوند کی حضوری سے تازگی، آئے گی، تاکہ تیسرے فرشتے کی بلند آواز کو قوت دے، اور قدیسوں کو اس زمانے میں کھڑے رہنے کے لیے تیار کرے جب سات آخری آفتیں انڈیلی جائیں گی۔ ابتدائی تحریریں، 85۔

"تیسرے فرشتے کا کام" بھی "نجات کا کام" ہے، جو "مقدسین کو اس دور میں قائم رہنے کے لیے جب سات آخری آفتیں انڈیلی جائیں گی" تیار کرتا ہے۔

اور قومیں غضبناک ہوں گی، اور تیرا غضب آپہنچا، اور مردوں کا وقت بھی آ گیا کہ اُن کا انصاف کیا جائے، اور یہ کہ تو اپنے خادم نبیوں کو اور مقدسوں کو اور تیرے نام سے ڈرنے والوں کو، چھوٹے اور بڑے، اجر دے؛ اور اُن کو ہلاک کرے جو زمین کو ہلاک کرتے ہیں۔ مکاشفہ 11:18۔

مہلت ختم ہونے سے پہلے ہی قومیں غضبناک ہو جاتی ہیں (اور مہلت کے ختم ہونے پر خدا کا غضب نازل کیا جاتا ہے)، تاہم جب قومیں غضبناک ہوتی ہیں تو انہیں "قابو میں بھی رکھا جاتا ہے"۔ وہ "وقت" جب قومیں غضبناک ہوتی ہیں، نجات کے اختتامی کام کے آغاز کی نشاندہی کرتا ہے، اور نجات کا اختتامی کام خدا کے لوگوں کی مہر بندی ہے۔

خدا کے سچے لوگ، جن کے دل میں خداوند کے کام اور جانوں کی نجات کا جذبہ ہے، گناہ کو ہمیشہ اس کی حقیقی، گناہ آلود حالت میں دیکھیں گے۔ وہ اُن گناہوں کے ساتھ وفادارانہ اور صاف گوئی سے نمٹنے کے ہمیشہ حامی ہوں گے جو آسانی سے خدا کے لوگوں کو گھیر لیتے ہیں۔ خصوصاً کلیسیا کے اختتامی کام میں، اُس مہر بندی کے زمانے میں جب ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ ہوں گے جو خدا کے تخت کے سامنے بے عیب کھڑے ہوں گے، وہ خدا کے اقراری لوگوں کی خطاؤں کو نہایت گہرائی سے محسوس کریں گے۔ یہ بات زور دے کر نبی کی اُس تمثیل میں بیان کی گئی ہے جس میں آخری کام کو اُن مردوں کی صورت میں دکھایا گیا ہے جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ذبح کرنے کا ہتھیار تھا۔ ان میں سے ایک شخص کتانی لباس پہنے ہوئے تھا، اور اس کے پہلو میں کاتب کی دوات تھی۔ "اور

خداوند نے اُس سے کہا: شہر کے بیچ میں سے، یعنی یروشلیم کے بیچ میں سے گزر، اور اُن آدمیوں کی پیشانیوں پر ایک نشان لگا جو اُس کے درمیان ہونے والی سب مکروہات کے سبب آپس بھرتے اور فریاد کرتے ہیں۔" ٹیسٹیمونیز، جلد 3، صفحہ 266۔

اقوام کو اس طرح قابو میں رکھا گیا ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگانے میں رکاوٹ نہ ڈالیں۔ مکاشفہ کے باب سات میں، قابو میں رکھی گئی غضبناک قوموں کی نمائندگی چار ہواؤں کے طور پر کی گئی ہے جنہیں اسی مدت ہی کے دوران روک کر رکھا جاتا ہے، اور اُس وقت کو خاص طور پر ایک مدت کے طور پر قرار دیا گیا ہے۔

اب شیطان اس مہر بندی کے زمانے میں ہر تدبیر استعمال کر رہا ہے تاکہ خدا کے لوگوں کے اذہان کو موجودہ سچائی سے دور رکھے اور انہیں ڈگمگا دے۔ میں نے ایک پوشش دیکھی جو خدا اپنے لوگوں پر ڈال رہا تھا تاکہ مصیبت کے وقت ان کی حفاظت ہو؛ اور ہر وہ جان جو سچائی پر قائم تھی اور جس کا دل پاک تھا، اسے قادر مطلق کی پوشش سے ڈھانپا جانا تھا۔

شیطان یہ جانتا تھا، اور وہ زبردست قوت کے ساتھ سرگرم عمل تھا تاکہ وہ ممکن حد تک زیادہ سے زیادہ لوگوں کے اذہان کو حق کے بارے میں ڈانواں ڈول اور غیر مستحکم رکھے۔ ...

میں نے دیکھا کہ شیطان ان طریقوں سے سرگرم تھا تاکہ خدا کے لوگوں کی توجہ ہٹا دے، انہیں فریب دے، اور انہیں دور کھینچ لے جائے، ابھی اسی وقت مہر بندی میں۔ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو موجودہ سچائی کے لیے ڈٹ کر کھڑے نہیں تھے۔ ان کے گھٹنے کانپ رہے تھے اور ان کے قدم پھسل رہے تھے، کیونکہ وہ سچائی پر مضبوطی سے جمے نہیں تھے، اور جب وہ یوں کانپ رہے تھے تو قادر مطلق خدا کی پوشش ان پر پھیلانی نہیں جا سکتی تھی۔

شیطان اپنی ہر چال آزما رہا تھا تاکہ انہیں وہیں روکے رکھے جہاں وہ تھے، جب تک مہر بندی گزر نہ جائے، جب تک خدا کے لوگوں پر پردہ نہ تان دیا جائے، اور سات آخری آفتوں میں وہ خدا کے دہکتے ہوئے غضب سے بے پناہ رہ جائیں۔ خدا نے اپنے لوگوں پر یہ پردہ تانا شروع کر دیا ہے، اور بہت جلد یہ ان سب پر تان دیا جائے گا جنہیں ہلاکت کے دن پناہ ملنی ہے۔ خدا اپنے لوگوں کے لیے قوت کے ساتھ کام کرے گا؛ اور شیطان کو بھی کام کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ ابتدائی تحریریں، 43، 44۔

سسٹر واٹ نے یہ الفاظ 1851 میں لکھے—اس سے پانچ سال پہلے کہ خدا کے لوگ لاودکیائی حالت میں داخل ہوتے اور "سات بار" کی بڑھی ہوئی روشنی کو رد کر کے مہر لگانے کے عمل میں تاخیر کرتے۔ وہ روشنی بڑھتی چلی جاتی اور سات آخری بلاؤں سے پہلے خدا کے اپنے لوگوں کو ڈھانپنے کے کام کو مکمل کر دیتی۔ مگر اس کے برعکس، خدا کے لوگوں نے بغاوت کی اور انہیں لاودکیہ کے بیابان میں بھٹکتے رہنے کے لیے چھوڑ دیا گیا، جس کی مثال قدیم اسرائیل کی بغاوت اور بیابان میں بھٹکنا ہے۔ قدیم اسرائیل کے باغیوں میں سے کتنے سرزمین موعود میں داخل ہوئے؟ بائبل یا روح نبوت میں کون سا حوالہ ایسے کسی لاودکیائی کی نشاندہی کرتا ہے جو نجات پائے گا؟ جواب ہے، "کوئی نہیں!" کیونکہ ایک لاودکیائی اتنا ہی کھویا ہوا ہے جتنے وہ قدیم اسرائیلی جو بیابان میں مر گئے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی ایک مدت ہے، اور یہ اُس وقت شروع ہوتی ہے جب چار فرشتے چار ہواؤں کو روک لیتے ہیں؛ یہی وہ وقت بھی ہے جب قومیں غضبناک ہوتی ہیں، مگر قابو میں رکھی جاتی ہیں۔ مہر بندی کے زمانے میں خدا اپنے لوگوں کو اس لیے تیار کرتا ہے کہ وہ سات آخری آفتوں کے وقت قائم رہ سکیں، اور اس تیاری کو اس کے لوگوں پر "ایک پردہ" تاننے کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور اسے نجات کے کام کی تکمیل اور تیسرے فرشتے کے کام کی تکمیل کے طور پر بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ تیاری جو ان تمام مثالوں کے ذریعے بیان کی گئی ہے، "موجودہ سچائی" کو قبول کرنے پر مبنی ہے۔

جو لوگ "موجودہ سچائی کے لیے ثابت قدمی سے" نہیں کھڑے ہوں گے، وہ وہی ہیں جو "ڈگمگا رہے تھے"، کیونکہ ان کے ذہن "موجودہ سچائی" پر مرکوز نہ تھے۔ وہ لکھتی ہے کہ اس نے "کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جو موجودہ سچائی کے لیے ثابت قدمی سے کھڑے نہیں تھے۔ ان کے گھٹتے کانپ رہے تھے اور ان کے پاؤں پھسل رہے تھے، کیونکہ وہ سچائی پر مضبوطی سے جمے ہوئے نہ تھے، اور جب وہ یوں کانپ رہے تھے تو خداوندِ قادرِ مطلق کی پوشش ان پر ڈالی نہیں جا سکتی تھی۔"

"موجودہ سچائی" وہ ہے جو "پوشش" مہیا کرتی ہے، اور یہ "پوشش" "خدا کی مہر" کے طور پر بھی پیش کی جاتی ہے۔ "خدا کی مہر" کی مثال اُس خون سے دی گئی تھی جو عبرانیوں کے دروازوں پر لگا تھا، جس کی وجہ سے ہلاک کرنے والا فرشتہ ان گھروں پر سے گزر گیا جن کے دروازے اُس خون سے "ڈھکے" ہوئے تھے۔ "پوشش" ہی "مہر بندی" ہے، اور "مہر بندی" "موجودہ سچائی" کے ذریعے انجام پاتی ہے۔

انہیں اپنے سچ کے وسیلہ سے مقدس کر: تیرا کلام سچ ہے۔ یوحنا 17:17۔

ہر اصلاحی تحریک کا اپنا مخصوص موضوع تھا، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی اصلاحی تحریک کا موضوع "تیسرے عذاب کا اسلام" ہے۔ آخری دنوں میں "موجودہ سچائی" "تیسرے عذاب کا اسلام" ہے۔

"مقدس صحیفے مسلسل خدا کے لوگوں پر کھلتے رہتے ہیں۔ ہر نسل پر بطور خاص منطبق ہونے والی ایک سچائی ہمیشہ رہی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔" ریویو اینڈ ہیرلڈ، 29 جون، 1886ء۔

یہ ایک موجودہ سچائی کا 'پیغام' ہے جو آخری دنوں میں خدا کے لوگوں پر مہر لگاتا ہے، اور مہربندی کے وقت کو یوں پیش کیا گیا ہے کہ اس کی ابتدا اُس وقت ہوتی ہے جب چار ہوائیں روک لی جاتی ہیں۔ قومیں 11 ستمبر 2001 کو غضب ناک ہوئیں، اور اسی موقع پر ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہربندی شروع ہوئی، کیونکہ 'بارشِ اخیر'، جو کہ 'ایک پیغام' ہے، کی مہر کھلنی شروع ہوئی۔

یوحنا پر کلیسیا کے تجربے کے گہرے اور سنسنی خیز مناظر منکشف کیے گئے۔ اس نے خدا کے لوگوں کی حالت، خطرات، کشمکشیں اور آخری رہائی دیکھی۔ وہ ان آخری پیغامات کو قلم بند کرتا ہے جو زمین کی فصل کو پکا دینے کے لیے ہیں، یا تو آسمانی کھلیان کے لیے غلے کے گٹھوں کی صورت میں، یا ہلاکت کی آگ کے لیے لکڑیوں کے گٹھوں کے طور پر۔ نہایت اہم موضوعات اس پر ظاہر کیے گئے، خصوصاً آخری کلیسیا کے لیے، تاکہ جو لوگ خطا سے سچائی کی طرف پلٹیں وہ اپنے سامنے موجود خطرات اور کشمکشوں کے بارے میں ہدایت پائیں۔ زمین پر جو آنے والا ہے اس کے بارے میں کسی کو تاریکی میں رہنے کی ضرورت نہیں۔ عظیم کشمکش، 341۔

جب اقوام غضبناک ہوئیں، تو اسی وقت انہیں قابو میں بھی رکھا گیا، اور "پچھلی بارش" برسینے لگی، اور پچھلی بارش "موجودہ سچائی" کا وہ پیغام ہے جو خدا کی قوم پر مہر ثبت کرتا ہے۔

بیٹل کریک میں کام بھی اسی نوعیت کا ہے۔ سینیٹوریم کے رہنماؤں نے نا ماننے والوں کے ساتھ میل جول رکھا ہے، انہیں کم و بیش اپنی مجالس مشاورت میں شامل کیا ہے، مگر یہ گویا آنکھیں بند کر کے کام پر لگ جاتا ہے۔ ان میں یہ بصیرت نہیں کہ دیکھ سکیں کہ کسی بھی وقت ہم پر کیا ٹوٹ پڑنے والا ہے۔ مایوسی، جنگ اور خونریزی کی ایک روح کارفرما ہے، اور یہ روح وقت کے بالکل اختتام تک بڑھتی جائے گی۔ جیسے ہی خدا کے لوگ اپنی پیشانیوں پر مہر کیے جائیں گے—یہ کوئی ایسی مہر یا نشان نہیں جو نظر آئے، بلکہ سچائی میں ذہنی اور روحانی طور پر اس طرح جم جانا ہے کہ انہیں ہلایا نہ جا سکے—جیسے ہی خدا کے لوگ مہر کیے جائیں گے اور ہلانے کے لیے تیار ہوں گے، یہ ہلچل آ جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ پہلے ہی شروع ہو چکی ہے۔ خدا کی سزائیں اب زمین پر ہیں، تاکہ ہمیں تنبیہ ملے، اور ہم جان لیں کہ کیا آنے والا ہے۔ مینوسکرپٹ ریلیزز، جلد 10، 252۔

'مہر بندی' دراصل 'سچائی میں راسخ ہو جانا' ہے۔ مہر بندی کے زمانے کے سیاق میں وہ لکھتی ہیں: 'مایوسی، جنگ اور خونریزی کی ایک روح ہے، اور وہ روح زمانے کے بالکل اختتام تک بڑھتی جائے گی۔' جب قومیں غضبناک ہوں گی تو انہیں قابو میں رکھا جائے گا، لیکن 'جنگ اور خونریزی' جو چار ہواؤں کی صورت میں ظاہر کی گئی ہے، 'زمانے کے بالکل اختتام تک بڑھتی رہے گی۔' تیسری وائے میں اسلام اپنی جنگی کارروائیوں کو تدریجاً بڑھاتا جاتا ہے یہاں تک کہ زمانے کے آخری اختتام تک، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی اصلاح میں اسلام کو 'موضوع' کے طور پر سمجھنے والی نبوتی فہم بھی اسی عرصے کے دوران بیک وقت بڑھتی جاتی ہے۔ اسلام کے ذریعے حاصل کی گئی یہ تدریجی شدت اسی عین مدت میں آخری بارش کے نزول کے متوازی چلتی ہے، کیونکہ آخری بارش ایک 'پیغام' ہے۔

"وہ ممسوح جو ساری زمین کے خداوند کے پاس کھڑے ہیں، اس منصب پر فائز ہیں جو کبھی شیطان کو بطور سایہ افکن کروہ عطا کیا گیا تھا۔ اُن مقدس ہستیوں کے ذریعہ جو اُس کے تخت کے گرداگرد ہیں، خداوند زمین کے باشندوں کے ساتھ مسلسل رابطہ قائم رکھتا ہے۔ سنہرا تیل اُس فضل کی نمائندگی کرتا ہے جس کے وسیلہ سے خدا ایمانداروں کے چراغوں کو مہیا رکھتا ہے، تاکہ وہ نہ ٹمٹائیں اور نہ بجھ جائیں۔ اگر یہ مقدس تیل خدا کی روح کے پیغامات میں آسمان سے نہ اُنڈیلا جاتا، تو بدی کی قوتیں انسانوں پر کامل اختیار رکھتیں۔"

"جب ہم اُن پیغامات کو قبول نہیں کرتے جو خدا ہمیں بھیجتا ہے تو خدا کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ یوں ہم اُس سنہری تیل کو رد کرتے ہیں جسے وہ ہماری جانوں میں اُن لوگوں تک پہنچائے جانے کے لیے اُنڈیلنا چاہتا ہے جو تاریکی میں ہیں۔ جب یہ صدا اُٹے گی، 'دیکھو، دولہا آتا ہے؛ اس کے استقبال کے لیے نکلو،' تو جنہوں نے مقدس تیل حاصل نہیں کیا، جنہوں نے اپنے دلوں میں مسیح کے فضل کو عزیز نہیں رکھا، وہ نادان کنواریوں کی مانند پائیں گے کہ وہ اپنے خداوند سے ملنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اُن میں خود پہ قدرت نہیں کہ وہ تیل حاصل کر سکیں، اور اُن کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر خدا کے روح القدس کو مانگا جائے، اگر ہم موسیٰ کی طرح التجا کریں، 'مجھ اپنا جلال دکھا،' تو خدا کی محبت ہمارے دلوں میں اُنڈیل دی جائے گی۔ سنہری نالیوں کے وسیلہ سے سنہری تیل ہم تک پہنچایا جائے گا۔ 'نہ لشکر سے، نہ قوت سے، بلکہ میرے روح سے، رب الافواج فرماتا ہے۔' راستبازی کے آفتاب کی درخشاں کرنوں کو قبول کرنے کے ذریعہ، خدا کے فرزند دنیا میں چراغوں کی مانند چمکتے ہیں۔" Review and Herald, July 20, 1897.

آخری بارش "پھوار" کے طور پر شروع ہوتی ہے اور بالآخر مکمل برسائے تک بڑھ جاتی ہے۔ آخری بارش کی "پھوار" کو اس طرح شناخت کیا جاتا ہے کہ بارش "ناپ تول کر" ہو رہی ہوتی ہے، اور مکمل برسائے وہ وقت ہے جب ایسے "بلا ناپ تول" اُنڈیلا جاتا ہے۔ سسٹر وائٹ واضح طور پر ایک ایسے وقت کی نشاندہی کرتی ہیں جب آخری بارش برس رہی ہوتی ہے، اور کچھ ایسے حاصل کرتے ہیں اور کچھ نہیں کرتے۔ اس وقت بارش "ناپ تول کر" ہو رہی ہوتی ہے، یا وہ "پھوار" ہے۔

کچھ لوگ سمجھ جائیں گے کہ کچھ ہو رہا ہے، لیکن یہ بس انہیں ڈرا دے گا۔

"کلیسیاؤں میں خدا کی قدرت کا ایک حیرت انگیز ظہور ہونے والا ہے، لیکن یہ اُن لوگوں پر اثر نہیں کرے گا جنہوں نے خداوند کے حضور اپنے آپ کو فروتن نہیں کیا، اور اعتراف و توبہ کے ذریعے اپنے دل کا دروازہ نہیں کھولا۔ اس قدرت کے اس ظہور میں جو خدا کے جلال سے زمین کو منور کرتا ہے، وہ صرف کچھ ایسا دیکھیں گے جسے وہ اپنی نابینائی میں خطرناک سمجھیں گے، کچھ ایسا جو اُن کے خوف کو بھڑکائے، اور وہ اس کی مزاحمت کے لیے خود کو ڈٹ لیں گے۔ کیونکہ خداوند اُن کی توقعات اور اُن کے مثالی تصور کے مطابق کام نہیں کرتا، اس لیے وہ اس کام کی مخالفت کریں گے۔ "کیوں"، وہ کہتے ہیں، "ہم روح خدا کو کیوں نہ پہچانیں، جب ہم اتنے برسوں سے اس کام میں ہیں؟" کیونکہ انہوں نے خدا کے پیغامات کی تنبیہوں اور التجاؤں کا جواب نہ دیا، بلکہ برابر یہ کہتے رہے، "میں دولت مند ہوں، مال و اسباب میں بڑھ گیا ہوں، اور مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں۔"

بہت سے لوگ بڑی حد تک ابتدائی بارش کو حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ انہوں نے وہ تمام برکات حاصل نہیں کیں جو خدا نے اس طرح اُن کے لیے مہیا کی ہیں۔ وہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ کمی آخری بارش سے پوری ہو جائے گی۔ جب فضل کی سب سے فراوان دولت نازل کی جائے گی، تو وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ اسے پانے کے لیے اپنے دل کھول دیں گے۔ وہ ایک سنگین غلطی کر رہے ہیں۔ وہ کام جو خدا نے اپنے نور اور معرفت عطا کر کے انسانی دل میں شروع کیا ہے، مسلسل آگے بڑھتا رہنا چاہیے۔ ہر شخص کو اپنی ضرورت کا احساس ہونا چاہیے۔ دل کو ہر ناپاکی سے خالی کیا جائے اور روح کے بسنے کے لیے پاک کیا جائے۔ گناہ کے اعتراف اور اس کے ترک، دل سوز دعا، اور اپنے آپ کو خدا کے لیے وقف کرنے کے وسیلہ سے ہی ابتدائی شاگردوں نے یوم پنتیکست پر روح القدس کے افاضہ کے لیے تیاری کی۔ یہی کام، مگر زیادہ درجے میں، اب کیا جانا ضروری ہے۔ تب انسان کو صرف برکت مانگنی تھی، اور یہ انتظار کرنا تھا کہ خداوند اس کے بارے میں اپنے کام کو کامل کرے۔ یہ خدا ہی ہے جس نے اس کام کی ابتداء کی، اور وہی اپنے کام کو مکمل کرے گا، انسان کو یسوع مسیح میں کامل بناتے ہوئے۔ لیکن اُس فضل کی غفلت نہیں ہونی چاہیے جس کی نمائندگی ابتدائی بارش کرتی ہے۔ صرف وہی لوگ جو اپنے پاس موجود نور کے مطابق زندگی گزارتے ہیں، زیادہ نور پائیں گے۔ جب تک ہم فعال مسیحی اوصاف کی عملی نمود میں روز بروز آگے نہ بڑھیں، ہم آخری بارش میں روح القدس کے ظہور کو نہ پہچانیں گے۔ ممکن ہے کہ وہ ہمارے چاروں طرف کے دلوں پر برس رہی ہو، لیکن ہم نہ اسے پہچانیں گے اور نہ ہی قبول کریں گے۔ Testimonies to Ministers, 506, 507.

اس عبارت میں وہ یہ نشاندہی کرتی ہے کہ ایک وقت آئے گا جب "فضل کی نہایت فراوانی عطا کی جائے گی"، اور یوں وہ اُس وقت کی طرف اشارہ کرتی ہے جب بعد کی بارش بے حساب انڈیلی جائے گی۔ اسی حقیقت کے سلسلے میں، وہ یہ بھی بتاتی ہے کہ صرف وہی لوگ جو انہیں ملی ہوئی روشنی پر چل رہے ہیں، مزید روشنی پائیں گے۔ اسی اصول میں یہ واضح ہے کہ روشنی (جو موجودہ سچائی ہے) بتدریج بڑھتی ہے۔ آخری جملے میں وہ ایک ایسے وقت کی نشاندہی کرتی ہے جب بعد کی بارش برس رہی ہے، اور کچھ ایسے پہچان کر قبول کر رہے ہیں اور کچھ نہیں۔ اگر آپ اس پیغام کو، جو بعد کی بارش ہے، پہچانتے نہیں تو آپ اسے حاصل نہیں کریں گے۔

ہمیں آخری بارش کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ وہ اُن سب پر نازل ہو رہی ہے جو ہم پر برستی ہوئی فضل کی شبنم اور بارش کو پہچانیں اور اسے اپنا لیں۔ جب ہم نور کے ذرات کو سمیٹتے ہیں، جب ہم خدا کی یقینی رحمتوں کی قدر کرتے ہیں، جو یہ پسند کرتا ہے کہ ہم اس پر بھروسا کریں، تو ہر وعدہ پورا ہو جائے گا۔ [اشعیا 61:11 مقتبس۔] ساری زمین خدا کے جلال سے بھر دی جائے گی۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمنٹری، جلد 7، صفحہ 984۔

جب غضبناک قوموں کو لگام دی جاتی ہے، تو آخری بارش 'ماپی' جانے لگتی ہے۔ 'فضل کی انتہائی فراوانی عطا کی جائے گی'— یہ اس وقت کی نشاندہی کرتا ہے جب آخری بارش بے حساب برسا دی جائے گی۔

اُس وقت جب قومیں غضبناک تو ہوتی ہیں مگر قابو میں رکھی گئی ہوتی ہیں، آخری بارش برسنے شروع ہو جاتی ہے، لیکن وہ "نپی تلی" ہوتی ہے کیونکہ اُس وقت کلیسیا میں گندم اور کھرپتوار یکجا ہیں۔ یہ وہ بارش ہے جو گندم اور کھرپتوار دونوں کو پختگی تک پہنچاتی ہے، اور آخری بارش موجودہ سچائی کا وہ پیغام ہے جسے یا تو پہچان کر قبول کیا جاتا ہے یا نہیں۔ یہ تمام نبوی تصورات کتاب مقدس میں واضح طور پر بیان ہیں۔ 11 ستمبر، 2001 کو آخری بارش کی ہلکی پھوار شروع ہوئی، اور یہ بتدریج بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ آدھی رات کی پکار کا پیغام آ پہنچتا ہے اور دانا اور بے وقوف کنواریاں ہمیشہ کے لیے جدا ہو جاتی ہیں۔

تب داناؤں کو ایک علم کے طور پر بلند کیا جاتا ہے تاکہ خدا کے دوسرے ریوڑ کو بابل سے باہر بلایا جائے، اور پھر آخر کی بارش بلا پیمانہ انڈیلی جاتی ہے، اور یہ برستی رہتی ہے یہاں تک کہ میکائیل اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور انسانی مہلت آزمائش ختم ہو جاتی ہے۔

"میں نے دیکھا کہ چار فرشتے چار ہواؤں کو روکے رکھیں گے جب تک کہ مقدس میں یسوع کا کام پورا نہ ہو جائے، اور پھر آخری سات آفتیں آئیں گی۔" ابتدائی تحریرات، 36۔

چار ہواؤں کو تھامے رکھنا اُن بڑھتے ہوئے عذابوں پر خدا کے مشیت اختیار کی نمائندگی کرتا ہے جنہیں وہ آخری دنوں میں ہونے دیتا ہے۔ چار فرشتے ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے میں چاروں ہواؤں کو روکے رکھتے ہیں، لیکن اس مدت میں "مایوسی، جنگ اور خونریزی کی روح" موجود ہوگی، اور وہ روح بڑھے گی۔ جب خدا کے فرزندوں میں سے آخری پر بھی مہر لگ جائے گی، تو میکائیل اٹھ کھڑا ہوگا اور چاروں ہوائیں پوری طرح آزاد کر دی جائیں گی، اور آخری سات آفتیں نازل ہوں گی۔

مکاشفہ باب گیارہ کی "بڑے زلزلے کی گھڑی" اور دانیال باب نو کے "پریشان کن زمانے"، جب گلی اور فصیل مکمل ہو جائیں گی، وہی وقت ہے جب "قومیں غضبناک ہوں گی۔" اسی عرصے میں پچھلی بارش "پیمانے" کے مطابق انڈیلی جائے گی۔ اشعیا اس وقت کی نشاندہی کرتا ہے جب پچھلی بارش ناپ کر دی جاتی ہے، اور وہ اس زمانے کو "مشرقی ہوا کے دن" قرار دیتا ہے۔ "مشرقی ہوا کا دن" 11 ستمبر 2001 تھا۔

ہم اگلے مضمون میں پچھلی بارش کی "پیمائش" پر غور جاری رکھیں گے، لیکن یہ یاد رہے کہ ملر کے خواب کا وہ نگینہ، جو حقوق کی مقدس تختیوں پر اسلام کی تین مصیبتوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے، آخری دنوں میں اس وقت کی نسبت، جب اسے ملرنے پہلی بار یکجا کیا تھا، دس گنا زیادہ روشن چمکے گا۔

ایک موقع پر نیویارک شہر میں، رات کے وقت مجھے یہ دکھایا گیا کہ عمارتیں آسمان کی طرف منزل پر منزل بلند ہو رہی تھیں۔ ان عمارتوں کے آگ سے محفوظ ہونے کی ضمانت دی گئی تھی، اور انہیں اپنے مالکان اور معماروں کی شان بڑھانے کے لیے تعمیر کی گئیں۔ یہ عمارتیں بلند سے بلندتر ہوتی چلی گئیں، اور ان میں نہایت قیمتی مواد استعمال کیا گیا۔ جن کی یہ عمارتیں تھیں وہ اپنے آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے تھے: 'ہم خدا کو بہترین طور پر کس طرح جلال دے سکتے ہیں؟' خداوند ان کے خیالات میں نہ تھا۔

میں نے سوچا: 'اے کاش! جو لوگ اس طرح اپنے وسائل لگا رہے ہیں، وہ اپنی روش کو اسی طرح دیکھ پاتے جیسے خدا اسے دیکھتا ہے! وہ شاندار عمارتیں ایک کے بعد ایک بنا رہے ہیں، لیکن کائنات کے حاکم کی نظر میں ان کی منصوبہ بندی اور تدبیریں کتنی بے وقوفانہ ہیں۔ وہ دل و دماغ کی تمام قوتوں سے یہ غور و فکر نہیں کرتے کہ وہ خدا کی کس طرح تمجید کر سکتے ہیں۔ وہ اس بات سے غافل ہو گئے ہیں، کہ یہی انسان کا پہلا فرض ہے۔'

جب یہ بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہوتی گئیں، تو مالکان فخر و غرور کے ساتھ شادمان تھے کہ ان کے پاس اتنا مال ہے کہ اپنی نفس پرستی کی تسکین کریں اور اپنے پڑوسیوں میں حسد بھڑکائیں۔ انہوں نے جو سرمایہ اس طرح لگایا، اس کا بڑا حصہ جبری وصولیوں اور غریبوں کو کچل کر حاصل کیا گیا تھا۔ وہ یہ بھول گئے کہ آسمان پر ہر کاروباری لین دین کا حساب محفوظ رکھا جاتا ہے؛ ہر ناروا سودا، ہر دھوکہ دہی کا عمل وہاں درج ہے۔ ایک وقت آنے والا ہے جب اپنی دھوکہ دہی اور گستاخی میں لوگ اس حد تک پہنچ جائیں گے کہ خداوند انہیں اس سے آگے بڑھنے نہ دے گا، اور وہ جان لیں گے کہ یہوواہ کے تحمل کی بھی ایک حد ہے۔

اگلا منظر جو میرے سامنے آیا، آگ لگنے کے الارم کا تھا۔ لوگوں نے بلند و بالا اور آگ سے محفوظ سمجھی جانے والی عمارتوں کی طرف دیکھا اور کہا: 'یہ بالکل محفوظ ہیں۔' لیکن یہ عمارتیں یوں

بہسم ہو گئیں گویا تارکول سے بنی ہوں۔ فائر انجن تباہی کو روکنے کے لیے کچھ بھی نہ کر سکے۔ آتش نشانی کے اہلکار انجن چلا نہیں سکے۔

"مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ جب خداوند کا وقت آئے، اور اگر متکبر اور جاہ طلب انسانوں کے دلوں میں کوئی تبدیلی نہ آئی ہو، تو لوگ جان لیں گے کہ جو ہاتھ بچانے میں طاقتور تھا، وہی تباہ کرنے میں بھی طاقتور ہوگا۔ خداوند کے ہاتھ کو کوئی زمینی قوت روک نہیں سکتی۔ عمارتوں کی تعمیر میں کوئی ایسا مادہ استعمال نہیں کیا جا سکتا جو انہیں تباہی سے محفوظ رکھ سکے، جب خداوند کا مقررہ وقت آ پہنچے کہ وہ خداوند کی شریعت سے بے اعتنائی اور خود غرضانہ جاہ طلبی کے سبب انسانوں پر سزا نازل کرے۔" گواہیاں، جلد 9، صفحات 12، 13.